کائنات کردگارکا عظیم وجود قدسی

<"xml encoding="UTF-8?>

کائنات کردگارکا عظیم وجود قدسی مولودکعبہ افتخارقبلہ امیرالمومنین قائد الغر المحجلین(روشن چہرے والوں کے سردار)کل ایماں جلوہ رحمان دین خدا کی شان
جس کے وجود نے اسلام کی لاج رکھ لی !
اگر ولایت کا تاج اس کے سر اقدس پر نہ رکھا جاتا تو آج آیہ”الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی “ سے کتاب خدا کا مقدر نہ سنورتا اور تاریخ کے صفحات پر غدیر کا تابناک چہرہ نہ ابھر تا !
غدیرمو من و منافق کے درمیان امتیازہے غدیر بے مثال اہمیت کی حامل ہے غدیر کو فراموش کرنا گویا رسول اعظم (ص) کی تمام محنتوں کو فراموش کردینا ہے ۔
غدیر نہ صرف ایک تاریخی یافقط جغرافیائی گزر گاہ ہے بلکہ اعتقادی مسائل کا امتیازی باب ہی غدیرخم سے شروع ہوتا ہے ۔غدیر، تمام اطاعتوں کا سرچشمہ ہے ۔ تمام پیمبروں کی رسالت کا مفہوم غدیر ہے ۔غدیر، تمام فکری بلند یوں کا مرکز ہے ۔تمام اعلیٰ بلندیاں یہیں سے شروع ہوتی ہیں۔ لہٰذا غدیر کوسمجھنا اور اس کے بارے میں معلومات رکھنا بہت ہی ضروری ہے کیوں کہ غدیر اہم ترین عقائد میںسے ہے۔غدیر کی شناخت کے بغیر عبادات اور اطاعات کی کو ئی اہمیت نہیں بلکہ ان کی ارزش مٹی کے برابر بھی نہیں ہے ۔

غدیر یعنی کیا ؟:

ان هذا یوم عظیم الشان،فیه وقع الفرج ورفعت الدرج ووضحت الحجج۔
ویوم الایضاح والافصاح عن المقام الصراح
و یوم کمال الدین
ویوم العهد المعهود
ویوم الشاهد والمشهود
ویوم تبیان العقود عن النفاق و الجحود
ویوم البیان عن حقائق الایمان
ویوم دحر الشیطان
ویوم البرهان ”هذٰا یَو مُ الفَصلِ الَّذِی کُنتُم بِهِ تُکَذِّبُونَ“
هذا یوم ”المَلَاُ الاعلیٰ اِذ یَختَصِمُونَ “
هذا یوم النباءالعظیم الذی” ا نتُم عَنه مُعرِضُونَ“
هذا یوم الارشاد ویوم المحنۃ العباد ویوم الدلیل علی الرواد
هذا یوم ابدیٰ خفایا الصدور ومضمرات الامور
هذا یوم النصوص علیٰ اهل الخصوص

هذا یوم شیث

هذا یوم ادریس

هذا یوم ھود

هذا یوم یوشع

هذا یوم شمعون

هذا یوم الامن المامون

هذا یوم اظھار المصون من المکنون

هذا یوم ابلاءالسرائر

حقیقت یہ کہ غدیر جو تمام واقعیت کا خزانہ ہے اگراسے اچھی طرح سے سمجھ لیا جائے تو فرشتوں میں شمار کیا جائے گا۔

غدیر کا یہ واقعہ تاریخوں اور تفسیروں کی کتابوں میں تواتر اسناد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ۔یہ واقعہ جو حجۃ الوداع کے ایک لاکھ بیس ہزار حاجیوں کے مجمع میں انجام پایا اس پر کسی طرح سے بھی پردہ نہین ڈالا جا سکتا ہے۔

۱۸ذی الحجہ کو میدان خم میں پیغمبر اکرم (ص) نے تمام حاجیوں کو جمع کیا ۔ دوپہر کا وقت ،چلچلاتی دھوپ ،تپتا میدان ،شدت کی گرمی ،حکم رسول اسلام (ص) ہوتا ہے کہ پالان شتر کا منبر بنایا جائے ۔منبر تیار ہو گیا ،مرسل اعظم (ص) منبر پر تشریف لے گئے اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ دینے کے بعد فرمایا: ایھا الناس ”الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ“؟ اے لوگو !کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں ؟ سارے مجمع نے جواب دیا : خدا اور اس کے رسول ۔

سارے مجمع سے اقرار لےنے کے بعد مر سل اعظم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے نزدیک بلایا پھر ان کا ہاتھ بلند کرکے فرمایا:

”من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ النصر من نصرہ واخذل من خذلہ“

جس کا میں مولا ہوں اسکے یہ علی مولا ہیں ،اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے ۔اور اس سے عداوت و دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور اس کی نصرت فرما جو علی کی نصرت کرے۔اورتو اسے چھوڑ دے جو علی کو چھوڑدے ۔

”جس کا میں مولا اس کے علی(ع) مولا“اہل سنت کے ما خذ اور حوالوں میں

” عن زید بن ارقم قال : لما رجع رسول اللّٰہ (ص) عن حجۃ الوداع و نزل غدیر خم امر بدو حسات فقممن ثم قال کا نی قد دعیت فا جبت انی قد ترکت فیکم الثقلین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللّٰہ و عترتی اھل بیتی ،فانظر وا کیف تخلفونی فیھما فائھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ۔

ثم قال: ان اللّٰہ مولای و انا ولی کل مو من ثم اخذ بید عَلِیٍّ فقال : من کنت ولیہ فھذا ولیہ اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ “ (۱)

زید بن ارقم ناقل ہیں کہ : رسول اکرم (ص) جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منبر بنانے کا حکم دیا ،منبر تیار کیا گیااس کے بعد فرمایا:اللہ کی طرف سے میرا بلاوا آگیا ہے اور میں نے قبول بھی کر لیا ہے میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑا

اور بلند مرتبہ ہے ۔ایک اللہ کی کتاب (قرآن)دوسرے میری عترت اور میرے اہلبیت۔ پس سوچ لو کہ میرے بعد ان دونوں سے کس طرح پیش آئو گے بیشک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں ©

پھر فرمایا:بیشک اللہ میرا ولی اور حاکم ہے اور میں ہر مومن کا ولی و حاکم ہوں اس کے بعد آپ (ص) نے حضرت علی (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : جس جس کا میں ولی ہوں اس کے یہ علی (ع) بھی ولی ہیں پر ور دگارا تو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے راوی کہتا ہے کہ میں نے زید سے دریافت کیا : کہ کیا تم نے خود رسول اسلام (ص) سے یہ سنا ہے؟ زید نے جواب دیا کہ جو جو منبر کے سامنے تھا اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے

”عن سعد بن عبیدہ عن عبداللّٰہ بن بریدہ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللّٰہ (ص) فی سریعة واستعمل علینا فلما رجعنا سا لن ۔کیف رایتم صحبة صاحبکم ؟ فاما شکوتہ انا و اما شکاہ غیری ،فرفعت راسی وکنت رجلا مکبابا فاذا بوجہ رسول اللّٰہ قد احمرا فقال” من کنت ولیہ فعلی ولیہ “ (۲)

بریدہ کا بیان ہے کہ : رسول اکرم (ص) نے ہمیں حضرت علی (ع) کی سرداری میں ایک جنگ پر بھیجاجب ہم واپس آئے تو حضرت (ص) نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے اپنے ساتھی (حضرت علی (ع))کو کیسا پایا؟“

مینے اور دوسروں نے بھی حضرت علی (ع) کی شکایت کی ۔ جب میں نے سر اٹھایا توکیا دیکھا کہ آنحضرت (ص) کا چہرہ انور غصہ سے سرخ ہے ، پھرارشاد فرما یا: ”جس جس کا میں ولی و حاکم ہوں اس کے علی (ع)بھی ولی و حاکم ہیں“

” اخبرنی زکریا بن یحییٰ قال : حدثنا نصر بن علی قال : اخبرنا عبداللّٰہ بن داود عن عبد الواحد بن ایمن عن ابیہ : ان سعد ا قال : قال رسول اللّٰہ (ص): ” من کنت مولا ہ فعلی مولاہ “ (۳)

سعد سے منقول ہے کہ رسول اکرم (ص) نے فرمایا: جس کا میں مولا ہو ں اس کے علی (ع)مولا ہیں

” اخبرنا قتیبة بن سعید :قال اخبرنا (محمد بن ابراھیم بن)ابی عدیّ،عن عوف (الاعرابی) عن میمون ابی عبداللّٰہ قال:(قال)زید بن ارقم: قام رسول اللّٰہ ”فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثم قال :

”الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ“؟

قالوا: بلی نشھد لانت اولی بکل مومن من نفسہ۔

قال:”فانی من کنت مولاہ فھذاعلی مولاہ“ (و)اخذ بید علی۔(۴)

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اسلام (ص) کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر سوال فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر ان سے زیادہ حقدار و اولیٰ ہوں سب نے کہا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (ص) مومنین کے نفسوں پر حاکم اور اولیٰ باالتصرف ہیں ،تو آنحضرت (ص) نے علی (ع) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا :بلا شبہ جس کا میں مولا و حاکم ہوں اس کے یہ (علی ۔ع۔) مولا و حاکم ہیں

”عن زید بن یثیع قال: سمعت علی بن ابیطالب یقول علی منبر الکوفة:

انی منشد اللّٰہ رجلاً ولا انشد الا اصحاب محمد (من)سمع رسول اللّٰہ یقول یوم غدیر خم ”من کنت مولاہ فعلی مولاہ،اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ“۔ فقام ستة من جانب المنبر وستة من الجانب الاخر فشھدوا انھم سمعوا رسول اللّٰہ یقول ذالک۔ قال شریک: فقلت لابی اسحاق: ھل سمعت البرا بن عازب یحدث بھذا عن رسول اللّٰہ”قال :نعم ۔ذکر قول النبی ”علی ولی کل مومن بعدی ۔(۵)

زید بن یثیع نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام علی (ع) کو مسجد کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اصحاب رسول (ص) تمھیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتائو تم میں سے کس کس نے غدیر خم کے میدان میں آنحضرت (ص) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی (ع)بھی مولا ہیںخدا وند ا جو علی (ع)کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو علی (ع)کو دشمن رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ یہ سن کر چھ آدمی منبر کے ایک جانب سے اور چھ آدمی دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرت (ص) سے سنا ہے اس پر شریک نے کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے دریافت کیاکہ کیا تم نے آنحضرت (ص) کی حدیث براءبن عازب سے بھی سنی ہے تو ابو اسحا ق نے کہا :ہاں

روز غدیر کی فضیلت :

رسول خدا (ص) نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کی آج کے دن کو عید قرار دو ۔پیغمبر (ص) اپنے وصی اور جانشین کو اس دن عید قرار دینے کی وصیت کیا کرتے تھے ۔ابن ابی نصر بزنطی نے امام علی رضاعلیہ السلام سے ورایت نقل کرتے ہیں :آپ علیہ السلام نے فرمایا :اے نصر کے بیٹے تم جہاں بھی رہو کوشش کرو کے غدیر کے دن حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس پہنچو ،کیوں کہ خدا وند عالم آج کے دن ہرمو من اور مو منہ کے ساٹھ سال کے گناہ بخشتا ہے ،اور انھیں جہنم کی آگ سے نجات دیتا ہے ۔ آج کے دن ایک در ہم مو من بھائی کو دینا ،وہ دوسرے دنوں کے ہزار درہم سے افضل وبہتر ہے ۔آج کے دن اپنے مو من بھائی اور بہنوں کے ساتھ احسان کرو ۔خدا کی قسم اگر لوگ آج کے دن کی فضیلت جیسا کہ بیان ہوئی ہے بجا لائیں تواس سے ملائکہ دس مرتبہ مصافحہ کریں گے۔
آج کے دن ان امور کو انجام دینا بہت زیادہ ثواب ہے :۔نماز ظہر سے پہلے دورکعت نماز پڑھنا ۔آج کے دن روزہ رکھنا ،ساٹھ سال کے روزے کا کفارہ ہے،اور سوحج وعمرہ کے برابر ثواب رکھتا ہے ۔آج کے دن غسل کرنا ۔حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت کاپڑھنا ۔آج کے باشرف دن میں اچھا کپڑا پہننا ۔خشبو لگانا ۔شیعیان علی علیہ السلام کو خوشحال کرنا ۔مومنین کی خطائوں کو در گزر کرنا۔مومنین کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ۔اپنے اہل وعیال کے درمیان رزق کو توسعہ دینا۔ مو منین کو کھانا کھلانا۔روزہ داروں کو افطار دینا ۔مو منین سے مصافحہ کرنا ۔مو منین کی زیارت کو جانا ۔مو نین کو ہدیہ بھیجنا ۔مو منین کو عیدی دینا۔آج کے دن بہت بڑی نعمت ،جوولایت حضرت علی علیہ السلام ہے اس کا شکرادا کرنا ۔محمدوآل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود اور صلوات بھیجنا ۔خداوندعالم کی عبادت میں مصروف رہنا ۔اپنے مو منین بھائیوں کے درمیان صیغہ اخوت کاپڑھنا۔
آج کے دن حضرت موسی علیہ السلام کو فرعون کے جادوگروں پر غلبہ حاصل کیا تھا ۔
آج ہی کے دن خداوند عالم نے آگ کو حضرت ا براہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈا کیا تھا ۔
آج ہی کے دن حضرت موسی علیہ اسلام نے جناب شمعون الصفاعلیہ السلام کو اپنا جانشین و خلیفہ معین کیا تھا ۔
آج ہی کے دن حضرت سلیمان علیہ اسلام نے اپنی امّت کے لئے جناب آصف بن بر خیا کو اپنا خلیفہ وجانشین ہونے کا اعلان کیا تھا ۔
آج ہی کے دن جناب رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب کوایک دوسرے کا بھائی قرار دیاتھا۔

ایک روایت کے مطابق آج ہی کے دن رسول خدا (ص) نے نجران نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔
ویسے مشہورروایت کے مطابق اسی مہینہ کی ۲۴ تاریخ کو حضرت رسول مقبول (ص) اس سے قبل کہ مباہلہ کے لئے روانہ ہوں اپنی عباءکو اپنے دوش مبارک پر ڈال کر حضرت میرالمو منین علیہ السلام ، حضرت زہراءسلام اللہ علیہا اور امام حسن وامام حسین علیہما السلام کواپنی عبا کے نیچے جمع کیا،اور خداوند عالم کی بارگاہ میں فرمایا:میرے پالنے والے ہر پیغمبر کے اہل بیت ہوتے ہیں ،اورمیرے اہل بیت یہ ہیں ۔ان کو ہر گناہ سے دور رکھ ،جیسا کہ دور رکھنے کا حق ہے ۔
ا س کے بعد آنحضرت (ص) ان چار بزرگوار کو لے کر اپنے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ۔جب نجران کے نصاریٰ کی نگاہ ان چار بزرگواروں پر پڑی تو آنحضرت (ص) کی حقانیت اور عذاب خدا کے آثارجو ان کے چہرے سے نمایاں تھے یہ دیکھ کران کے اندر مباہلہ کرنے کی جرا ت نہ رہی ۔ لہٰذا انھوں نے اپنے ارادہ کوبدل دیا ۔آپ سے مصالحت اور جزیہ دینے کو قبول کرلیا ۔
آج ہی کے دن جناب امیر المو منین علیہ السلام نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی سائل کو عنایت کی تھی ۔جس کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی شا ن میں آیت نازل ہوئی تھی۔
لہٰذا آج کا دن، باشرف دن ہے ۔

---

(۱)۔ مسند احمد:ج ۴،ص ۲۶۶ و ۳۶۸ و ۳۷۰۔فضائل احمد: ص ۵۴، ح ۸۲ اور ص ۷۷ ، ح ۱۱۶ و ص ۱۱۵، ح۱۷۰۔صحیح مسلم :ج ۴ ،ص ۱۸۷۳، ح ۲۴۰۸۔ المعرفة والتاریخ فوی: ج۱ ، ص ۵۳۶۔کتاب السنة: ص ۵۹۱و۵۹۳، ح ۱۳۶۴و ۱۳۶۵، ۱۳۶۹و ۱۳۷۲و ۱۳۷۵۔ انساب الاشراف : ص ۲۴ ، ج۴۸۔ سنن ترمذی : ج۵ ، ص ۶۶۳ ، ح ۳۷۱۳ و ۳۷۸۸۔ کشف الاستار: ج۳ ، ص ۱۸۹ و ۱۹۰، ح ۲۵۳۸ و ۲۵۳۹۔ مناقب کوفی: ص ۱۱۲ ، ح ۶۱۶، و ص ۱۱۶، ح ۶۱۸، و ص۱۳۵ ح ۶۳۳۔ معجم کبیر طبرانی: ج۵ ، ص ۱۶۶ ، ح ۴۹۶۹ و ۴۹۷۰ و ۴۹۷۱ و ص ۱۶۹ و ۱۷۰ ، ح ۴۹۸۰ و ۴۸۹۴ و ۴۹۸۶ و ص ۱۷۵ ، ح ۴۹۹۶ و ص ۱۸۲ ، ح ۵۰۲۷ و ۵۰۲۸ ۔ معجم اوسط طبرانی : ج ۲ ،ص ۵۷۶ ، ح ۱۹۸۷۔
مستدرک حاکم: ج ۳ ، ص ۱۰۹ و ۱۱۰
(۲)۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱ ، ص ۲۲۵ ، ح ۲۰۳۸۸ ۔ مصنف ابن ابی شیبة: ج ٦، ص ۳٧۱ ، ح ۳۲۰۸۲ ۔ مسند احمد: ج ۵ ، ص ۳۵۰ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳٦۱۔فضائل احمد: ص ۸٧ ، ح ۱۲۹ و ص ۲۲۲ ، ح ۳۰۱ ۔ کتاب السنة: ص ۵۹۰، ح ۱۳۵۸۔ مسند بزار : ح ۲۵۳۵ ۔مناقب کوفی: ج ۱،ص ۴۵۱ ، ح ۳۵۲ و ج۲ ،ص ۴۱۲، ح ۹۰۳و ص ۴۴۳ ، ح ۹۲۹ ۔سنن کبری نسائی : ج ۵، ص ۴۵،ح ۸۱۴۴۔ مسند رویانی: ص ۳٦، ح ٦۲۔ مشکل الآثار: ج۴ ،ص۱۱ ،ح ۳۳۱٦ ۔ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳٧۴،ح ٦۹۳۰۔ معجم اوسط طبرانی :ج ۵،ص ۴۲۵،ح ۵٧۵۲ و ج٧، ص ۴۹، ح ٦۰۸۱ ۔طبقات المحدثین: ج ۳ ، ص ۳۸۸ ۔مستدرک حاکم: ج ۲،ص ۱۲۹،ح ۱۳۰۔ سنن بیہقی: ج ٦ ، ص ۳۴۲ ۔اخبار اصبہان: ج ۱ ، ص ۱٦۱ ۔ مناقب ابن مغازلی: ص ۲۴ ، ح ۳۵
(۳)۔ کتاب السنة: ص ۵۸۷ ، ح ۱۳۴۱ و ص ۵۹۱، ح ۱۳۵۹
(۴)۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۳۷۲ ، ح ۶۵ ۔فضائل احمد: ص ۹۳، ح ۹۳۱ ۔ کتاب السنة: ص ۵۹۱ و ۱۳۶۲ ۔ سنن ترمذی : ج ۶، ص ۶۳۳، ح ۳۷۱۳۔کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۹، ح ۲۵۳۷۔ مناقب کوفی: ج۲، ص ۸۹۳، ح ۸۸۳ و ص ۴۰۴، ح ۸۹۳و ص۴۲۳، ح ۹۱۵۔الکنی والاسمائ: ج۲، ص۶۱ ۔کامل ابن عدی: ج۶، ص ۴۱۳، ح ۱۸۹۵ ۔ معجم کبیر طبرانی: ج۵، ص۲۰۲ ، ح ۵۰۹۲ ۔ کنزالعمال: ج۱۳، ص۱۰۴ ، ح۳۶۳۴۲
(۵)۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج٦، ص۳٧۱، ح ۳۲۰۸۲۔ مسند احمد: ج۴، ص ۲۸۱، ح ۹۵۰۔ فضائل احمد: ص ۱۱۱، ح

۱٦۴ـ فرائد السمطين: ج ۱، ص٦۵، ح ۴۱ـ سنن ابن ماجه: ج ۱، ص ۴۳، ح ۱۱٦ـ كتاب السنة: ص ۵۹۲ و ۵۹۳ ، ح ۱۳٦۳ ، ۱۳۷۰و ۱۳۷۴ ـ مناقب كوفى : ج ۲،ص ۳۵۸ و ۳۷۰، ح ۸۴۴و ۸۴۵ و ص۴۴۱، ح ۹۲٦و ۹۲۷ـ الكنى والالقاب : ج ۱، ص ۱٦۰ـ امالى خميسيه: ج ۱،ص ۱۴۵، ح ۵۰ـ مناقب خوارزمى : ص ۱۵۵ ، ح ۱۸۳ـترجمة الامام على من تاريخ دمشق : ج ۲، ص ۴۷، ح ۵۴۸ و ص ۵۱و۵۲ ، ح ۵۵۲ و ۵۵۳